مطبوعات

ECONOMIC SYSTEM OF ISLAM

انگریزی ترجمہ از پروفیسر ریاض حسین - ایم - اے -
اصل اُردو تصنیف : از مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ -

مرتب کردہ: پروفیسر خورشید احمد اسینیرط - ناشر: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، ۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور

بہت بڑا کام جو کئی برس سے ہمارے سامنے ہے اور ضرورت کے مقابلے میں مدھم رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے وہ مولانا مودودیؒ کی کتابوں اور تحریک اسلامی کے لٹریچر کے انگریزی ترجمے کا کام ہے - اس کے بغیر نہ تو اندرونِ ملک ہم اُردو نا آشنا ذہین طبقوں اور حکام اور افسروں کے طبقوں تک اپنی بات پہنچا سکتے ہیں ، نہ اس مغربی دُنیا کو اپنی اسلامی فکر سے آگاہ کر سکتے ہیں جس کے اختیار کردہ نظریات کے خلاف ہم معرکہ آرا ہیں - بلکہ انگریزی لٹریچر کی ضرورت خود عالمِ اسلام کے بھی ایک بڑے حصے میں ہے - خصوصاً معاشیات کا موضوع جس سے اس کتاب کا تعلق ہے اسے بہت پہلے انگریزی زبان میں آ جانا چاہیے تھا -

اس کام کے لیے سرمایے کی مشکل کے علاوہ بڑا مسئلہ مردانِ کار کا ہے - پاکستان میں اس صلاحیت کے اصحاب بہت زیادہ نہیں ہیں جو اُردو سے انگریزی میں اچھا ترجمہ کر سکیں - پھر ہماری دسترس کا دائرہ محدود ہے - جن چند اصحاب نے ترجمے کا یہ کام کیا ہے اور اب کر رہے ہیں ان میں سے ایک شخصیت جواں سال پروفیسر ریاض حسین صاحب کی بھی ہے -

اصل کتاب جسے اُردو میں وسیع التعداد قارئین نے پڑھا ہے ، کسی تعارف کی محتاج نہیں - اس میں معاشیات کے بالکل ابتدائی اسلامی اصولوں سے لے کر ملکیت ، زمینداری و مزارعت ، محنت کاروں کے حقوق اور بنکنگ بلا سود تک کے بہت سے مباحث شامل ہیں -

اس کتاب کا انگریزی ترجمہ کرا کے اسلامک پبلیکیشنز نے ایک اچھی خدمت انجام دی ہے۔ جہاں تک مترجم کے کام کا تعلق ہے، میرے لیے یہ تو ممکن نہیں ہوا کہ متن اور ترجمہ کو جملہ بہ جملہ اور لفظ بہ لفظ دیکھ کر پوری پوری جانچ پرکھ کر سکوں، البتہ اس کے بعض حصوں کو پڑھنے سے یہ تاثر ہوا کہ مغربی اہل قلم کی سطح کو چھوتا ہے۔ اگر پاکستانی ترجموں کے مروجہ معیارات کو سامنے رکھا جائے تو پروفیسر صاحب کا متوسط کام خاصا قابلِ قدر ہے۔ وہ پہلے بھی کچھ کام کرتے رہے ہیں اور آگے کے لیے بھی عزائم رکھتے ہیں یقیناً وہ روز بروز ترقی کریں گے۔

PARTNERSHIP AND PROFIT-SHARING IN ISLAMIC LAW

از ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی، شعبہ اقتصادیات، کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی، جدہ۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن، ۲۲۳ لندن روڈ، لائسسٹر (LICESTER) یو۔کے۔ کاغذ، طباعت، سرورق نہایت خوبصورت، صفحات: ۱۱۱، قیمت درج نہیں۔

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی ہمارے ان چند ماہرینِ معاشیات و مالیات میں سے ہیں جنہوں نے جدید ترین مسائل کو اسلامی قانون و احکامِ فقہ کی روشنی میں نئی تعبیر دینے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً بلاسود بنک کاری پر انہوں نے ابتدائی کام کو خاصا آگے بڑھا کر نئے راستے کھول دیئے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب " اسلامی قانون میں شرکت و مضاربت " بھی دراصل اسی مقصد کے لیے لکھی گئی ہے کہ بلاسود بنک کاری کے لیے سرمایہ کو استعمال کرنے اور کاروباری سرگرمی کو بڑھانے کے وہ راستے واضح ہو سکیں جو اسلام سے مطابقت رکھتے ہوں۔

ڈاکٹر صاحب کی کتابیں میں نے اردو میں بھی شوق سے پڑھیں۔ اور اب خوبصورت انگریزی میں بھی انہیں دیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے جدید مسائل و ادارات کی بحثوں کے بالمقابل جس مہارت سے اسلامی قانون و فقہ کے اقتصادی، تجارتی اور مالیاتی احکام چاروں مکاتبِ فکر کی طرف سے پیش کیے ہیں، یہ ایک قابلِ تحسین مفید کام ہے۔

مگر اصل مسئلہ ابھی ایک طرف پڑا ہے۔ جس کے چند اجزا ہیں۔ ایک یہ کہ مضاربت کے لیے فرد کسی دوسرے فرد کو سرمایہ تفویض کر کے کس بنیاد پر اس کی صحیح و سالم واپسی کا یقین کر سکتا ہے جب کہ خسارے کی ذمہ داری صاحبِ سرمایہ پر ہے۔ اور نالائقی یا جان بوجھ کر خسارہ پیدا کرنے کا اختیار کاروباری شخص

کے پاس ہے۔ افراد کا معاملہ چھوڑیے، ایک بنک سیکڑوں افراد اور اداروں کو سرمایہ فراہم کرنے کے بعد ان کی واپسی کا اطمینان کس طرح کر سکتا ہے۔ معاملہ صرف نگرانی ہی کا نہیں، حساب کتاب، مارکیٹ ریٹس کی روشنی میں کم و بیش خرید و فروخت کا بھی ہے اور کرایے، تشہیر، آرائش اور تواضع وغیرہ مصارف کے ناپ تول کا بھی۔

ضرورت صرف فقہی احکام کی نہیں، ایک نئے میکینزم کی ہے جس میں خیانت اور خسارے کے رخنوں کو زیادہ سے زیادہ حد تک بند کیا گیا ہو۔ اس دور میں پیدا ہونے والے زیادہ پیچیدہ کاروباری و مالیاتی ادارات کے لیے اب سابق فقہی فیصلوں کی روشنی میں اسلامی اصول و احکام پر مبنی نئے اجتہادی فیصلوں کی ضرورت ہے۔ اس بڑے کام میں اگر ہمارے قدم ٹھٹکیں گے تو دنیا کے مالیاتی و کاروباری نظام کو نئی بنیادوں پر استوار کرنے کا انقلابی کام نہیں ہو سکے گا۔ سرمایہ کاری کے لیے اگر نئی اطمینان بخش راہیں ہم نہ نکال سکے تو کروڑوں اربوں روپیہ لوگ محض قرض حسنہ جاری کرنے کے لیے بنکوں کے حوالے نہ کر سکیں گے۔

کیا ہم اُمید رکھیں کہ ڈاکٹر صاحب کا مسافرِ قلم فکر کی نئی وادیوں کا رُخ کرے گا؟

کتاب الحج والزیارۃ تالیف: سید محمد عبدالعزیز شرقی۔ ناشر: مکتبہ پیام اسلام، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان۔ قیمت: درج نہیں۔ کاغذ طباعت خوب۔

آج کل زمانۂ حج سامنے ہے، مسافرانِ حرم روانہ ہو رہے ہیں۔ اس زمانہ میں عازمینِ حج کے لیے کچھ لٹریچر حج کے لیے پڑھ لینا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس سلسلے میں بہت سی کتابیں مفصل بھی اور مختصر بھی موجود ہیں جن میں سے ہر ایک کا ایک خاص رنگ ہے۔ شرقی صاحب دین اور سرزمینِ حجاز اور حرمین اور حج کے لیے جو گہرے جذبات رکھتے ہیں۔ انہی کی وجہ سے ان کی یہ مختصر کتاب اہم ہے۔ انہوں نے ایک فصل تاریخ و فلسفۂ حج پر لکھی ہے۔ ایک مفید عنوان "آدابِ سفرِ حج" کا ہے۔ (جس میں ضروری دعائیں بھی ہیں) پھر مقامات و اصطلاحاتِ حج پر گفتگو ہے۔ بعد ازاں عمرہ اور حج ادا کرنے کا طریقہ درج ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ حجۃ الوداع شامل کتاب ہے اور اختتامی موضوع "مدینہ منورہ" ہے۔ پھر جا بجا شرقی صاحب

کے شاعرانہ جذبات کی گل فرشیاں اور جواہر ریزیاں ہیں۔

فیوض الحرمین نتیجۂ فکر جناب سید محمد عبدالعزیز شرقی۔ ناشر: مکتبۂ پیامِ اسلام بیرون بوہڑ دروازہ ملتان شہر۔ کاغذ و طباعت اعلیٰ؛ جلد مع خوبصورت ڈائی۔ صفحات: ۱۴۸۔ قیمت نامعلوم۔

یہ مجموعۂ حمد و نعت سید عبدالعزیز شرقی کی شعری کاوشوں کا آئینہ دار ہے۔ شرقی صاحب کا بھی خاص میدانِ کلام ہے۔ بطور تبرک دو تین شعر درج کئے جاتے ہیں:

الفاظ کی دنیا تنگ ہوئی اور عقل و خرد بھی دنگ ہوئی
جو دیکھتا ہوں میں، کیسے کہوں، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ

آؤں ترے در پر ہر دُعا، چُوموں تری چوکھٹ آنکھوں سے
سجدے بھی کروں، تسبیح پڑھوں، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ

بندگی کی سرحدوں سے آ ملی دیوانگی — ایک کی ہے انتہا اور ایک کا آغاز ہے
ہے نگوں ساری ہی یاں رازِ عروجِ زندگی — جتنا اِس در پر جھکا، اتنا ہی سرافراز ہے

ہر موجِ ہوا آتی ہے یاں باغِ ارم سے — ہر ذرہ مدینے کا مری آنکھ کا تارا
اے مسجدِ عالی! تری رونق پہ ہوں قرباں — اے گنبدِ خضرا! ترے جلووں پہ فدا ہوں
آتی ہے صدا مجھ کو مصلّائے نبیؐ سے — چوموا کہ میں محبوب کا نقشِ کفِ پا ہوں

شرقی صاحب کی اس پاکیزہ شاعری کی رُوح والہیت ہے۔ حقیقی جذبات کو سادگی سے بیان کر کے حُسن پیدا کیا ہے۔

؎ اگرچہ دونوں کتابیں محب و مشفق شرقی صاحب نے جذبۂ اخلاص کے ساتھ مجھے ہدیہ کی تھیں، مگر اظہارِ تشکر کی ایک صورت یہ ہے کہ میں نے ان کا مختصر تعارف کرا دیا ہے۔ (ن۔ ص)

HIJRA | انگریزی تالیف از زکریا بشیر ۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن، ۲۲۳، لندن روڈ، لائسسٹر (LE2 1ZE U.K.) طباعتی معیار نہایت اچھا ۔ صفحات: ۱۱۰ ۔ قیمت درج نہیں

ہجرت کی داستان اور اس کی معنویت ۔ دونوں پہلوؤں سے نہایت اچھی تحریر ہے مستشرقین نے ہجرت کو دو غلط مفہوم دیئے ہیں: ایک یہ کہ یہ ایک طرح کا فرار (FLIGHT OR WITHDRAWL) تھا ۔ دوسرے یہ کہ مدینہ کے سرداران اوس و خزرج آپ کو صرف اس بنا پر لے گئے تھے کہ باہمی جنگ و جدل سے نجات پانے کے لیے آپ کو حکم بنا سکیں ۔ ان دونوں غلط تصورات کی مدلل تردید کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ ہجرت کا اقدام نظریاتی یا سیاسی اور تمدنی لحاظ سے ایک مثبت عمل تھا ۔ ایک بحث دارالاسلام اور دارالحرب کی کی گئی ہے، مگر یہاں ایک اور اصطلاح کو بھی لیا جانا چاہیے تھا اور وہ ہے دارالکفر ۔ اس کتاب کی ایک اہم وسیع بحث منافقین کے بارے میں ہے ۔ مختصر یہ کہ یہ بہت قابلِ قدر کتاب ہے ۔

بازارِ رشوت | تصنیف: منشی عبدالرحمٰن خان ۔ ناشر: صدیقی ٹرسٹ، نسیم پلازا، نشتر روڈ، کراچی نمبر ۵ ۔ قیمت: ۱۲/- روپے ۔

رشوت کے موضوع پر ایک جامع مقالہ (THESIS) ہے ۔ رشوت کیا ہوتی ہے، کن کن شکلوں میں اس کا چلن ہے، مختلف شعبہ ہائے کار میں اس کا دخل کیسی کیسی صورتوں میں ہے، قرآن و حدیث کی رُو سے رشوت کتنا بڑا گناہ ہے اور آخر میں یہ بحث کہ اس کے انسداد کی مؤثر صورتیں کیا ہو سکتی ہیں ۔ یہ کتاب دفتری، کاروباری اور معاملاتی امور میں اصلاح کا ذریعہ بن سکتی ہے ۔

منشی عبدالرحمٰن صاحب جانے پہچانے مصنف ہیں اور دینی نقطۂ نظر سے معاشرے کی مختلف خرابیوں کا خاتمہ چاہتے ہیں ۔

مولانا جان محمد بھٹو (مرحوم) | شخصیت، خدمات اور تاثرات - مرتبہ: محمد موسیٰ بھٹو۔

ملنے کا پتہ: سندھ نیشنل اکیڈمی۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۵۸ ۔ حیدر آباد۔ متوسط طباعتی معیار۔ صفحات: ۳۰۷
قیمت: ۳۰/- روپے (مناسب)

مختلف اصحاب کے لکھے ہوئے مقالات کا مجموعہ جن میں مولانا جان محمد بھٹو مرحوم کی شخصیت اور خدمات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی اہمیت یہ ہے کہ اسے پڑھ کر تحریک اسلامی کی صفِ اول کی اس درخشاں شخصیت کا فلم آنکھوں کے سامنے سے گذر جاتا ہے جس نے تحریک کی اساسی روایات اور اصول و اقدار کو عملاً قائم کرنے میں بھرپور حصہ ادا کیا ہے۔ بہت پریشان کُن آزمائشوں سے گذرتے ہوئے پریشانیوں نے ان کو مایوس کرنے کے لیے بڑا اثر ڈالا مگر وہ مردِ مجاہد عزیمت کی راہ پر قدم آگے ہی بڑھاتا چلا گیا۔ یہ تفصیلی روئیداد نئے اصحاب، خصوصاً نوجوانوں کو نہایت انہماک سے پڑھنی چاہیے اور پرانے خادمانِ تحریکِ اسلامی کو اس کا مطالعہ اس غرض سے کرنا چاہیے کہ زمانے کی گردشیں، ماضی اور حال کے فاصلے اور ذہنوں کو زیروزبر کردینے والے واقعات وحوادث کہیں ان کو تحریکی اصول و روایات کے صراطِ مستقیم سے ادھر ادھر نہ کردیں۔ مولانا جان محمد بھٹو کے ذہن و کردار کی اس تصویر کو سامنے رکھ کر ہر شخص کو سوچنا چاہیے کہ اس کی زندگی بھی اس بلندی تک پہنچتی ہے یا نہیں اور نیچے ہے تو کتنی، نیز اس کسر کو کیسے پورا کیا جائے۔ سلف اور خلف میں جب خیال و خُلق کے فاصلے بڑھ جاتے ہیں تو نصب العین کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

جماعتِ اسلامی کے بھگوڑے | از عبدالرزاق خان ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

اس پمفلٹ میں مولانا منظور نعمانی صاحب کی کتاب "مولانا مودودی کے ساتھ میری رفاقت کی سرگذشت اور اب میرا موقف" پر دلچسپ بحث و جرح کی گئی ہے۔ مگر عنوان کے تند و تیز انداز کی طرح اصل عبارت میں بھی خاصے تیر و نشتر ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کہیں زیادہ صبر اور حلم سے کام لینا چاہیے۔ اصل معاملہ سپردِ خدا۔